نیشنل مجلس عاملہ، لوکل اور ریجنل امراء اور تمام جماعتوں کے صدران کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے ملحقہ ہال میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ جماعت جرمنی، تمام لوکل امراء، ریجنل امراء اور تمام جماعتوں کے صدران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میٹنگ کا آغاز دعا کے ساتھ فرمایا۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 193 صدرانِ جماعت اور 71 حلقہ جات کے صدر ہیں ان میں سے پانچ کی طرف سے معذرت آئی ہے۔ باقی سب حاضر ہیں۔

جنرل سیکرٹری

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر جنرل سیکرٹری صاحب نے رپورٹ دی کہ اس وقت 140 کے قریب صدران کی رپورٹس باقاعدگی سے آرہی ہیں۔ جن کی رپورٹ نہیں آتی انہیں خط لکھا جاتا ہے کہ آپ کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ اگر جواب نہیں آتا تو دوبارہ پھر خط لکھا جاتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جو اتنے سست صدران ہیں ان کی رپورٹ آپ نے کبھی مرکز میں کی ہے؟

اس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ ان کی رپورٹ مرکز کو نہیں کی گئی۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ ان کی رپورٹ نہیں کرتے۔ خود بھی سست ہیں تبھی صدران کو بھی چھٹی ملی ہے اور وہ Relax ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ آپ لوگوں کو ان کے پیچھے پڑنا چاہئے تھا۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ Dietzenberg امارت کی رپورٹ موصول نہیں ہو رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر لوکل امیر جماعت Dietzenberg نے بتایا کہ ہمارے جنرل سیکرٹری صاحب کی طرف سے کچھ کمزوری ہوئی تھی۔ بعد میں اصلاح کر لی تھی۔ اب پچھلے مہینے سے دوبارہ رپورٹ بھجوانا شروع کی تھی۔ جنرل سیکرٹری صاحب کچھ بیمار تھے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ** بنصرہ العزیز نے **فرمایا:** اگر جنرل سیکرٹری صاحب بیمار تھے تو آپ تو موجود تھے؟ آپ نے دو تین مہینے اپنے جنرل سیکرٹری صاحب سے پوچھا ہی نہیں؟ آپ لوگ عہدہ لینے کے لئے بیٹھے ہوتے ہیں کہ کرسی مل جائے گی اور صدر یا امیر بن جائیں گے اور ہماری جماعت کے اندر ایک شان بن جائے گی۔ اس کے علاوہ تو عہدے کچھ بھی کرنے کے لئے نہیں ہوتے؟ جب آپ لوگ اپنے آپ کو عہدیدار سمجھتے ہیں تو یہ ساری برائیاں اسی وقت پیدا ہوتی ہیں۔ اگر آپ لوگ خدمتگار لکھنا شروع کر دیں تو آپ لوگوں میں سے ساری برائیاں دور ہو جائیں۔ صدران شکوہ کرتے ہیں کہ ریجنل امراء کام نہیں کرتے۔ امراء کہتے ہیں مرکز کام نہیں کرتا۔ سارے ایک دوسرے پر ملبہ ڈالے جاتے ہیں اور کام کوئی بھی نہیں کر رہا ہوتا۔ نہ نیشنل عاملہ کام کر رہی ہے، نہ صدران کام کر رہے ہیں اور لوگوں میں شکوے پیدا ہو رہے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان عہدیداروں نے اپنی چوہدراہٹ بنائی ہوئی ہے، ایک سرداری بنائی ہوئی ہے اور جو خدمت کا جذبہ ہے وہ کوئی نہیں رہا۔ مربیان ہیں تو ان سے اکثر جگہوں پہ سلوک صحیح نہیں ہوتا۔ جماعت کے افرد ہیں تو ان سے اکثر سلوک صحیح نہیں ہوتا۔ یہ عہدے کیوں لئے ہیں؟ آپ لوگ تو خدمت کو ایک فضل الٰہی جانو کی تقریریں کرتے ہیں۔ فضل الٰہی اس طرح تو نہیں ملا کرتا کہ تین تین مہینے خبر ہی نہ لی جائے۔ آپ لوگ صدران بھی اور امراء بھی دنیاداری میں اتنے ملوّث ہو چکے ہیں اور کام نہیں کر سکتے تو معذرت کر دیں۔ گنہگار کیوں بنتے ہیں؟ ایک تو کام نہیں کرتے پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے گناہ گار بنتے ہیں۔ اور اکثر صدران کے بارہ میں یہی رپورٹ ہے کہ جس طرح کام کرنا چاہئے اس طرح نہیں کر رہے۔ یہ تو کوئی طریق کار نہیں ہے۔ شکوے پیدا ہو رہے ہیں کہ آپ لوگ اور نیشنل عاملہ والے بھی کام نہیں کر رہے۔ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ نہیں پوچھنا کہ تم صدر تھے اور تم نے اس لئے کام نہیں کیا کہ نیشنل عاملہ نے کام نہیں کیا۔ نیشنل عاملہ نے اپنا جواب دینا ہے، صدر نے اپنا جواب دینا ہے، مقامی امیر نے اپنا جواب دینا ہے، ریجنل امیر نے اپنا جواب دینا ہے۔ ہر ایک نے اپنا حساب دینا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مقامی امیر تو بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر امراء کا یہ حال ہے تو چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے صدران کا حال تو شاید اور بھی برا ہو۔

☆ اس کے بعد کالسروئے جماعت کے صدر صاحب نے بتایا کہ ان کی عاملہ فعّال نہیں ہے۔ انہیں اس سال نئی ذمہ داری ملی ہے۔ ان کی جماعت کے ممبران کی تعداد 120 کے قریب ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ** بنصرہ العزیز نے **فرمایا:** اگر عاملہ فعّال نہیں ہے تو آپ نے مرکز میں رپورٹ کرنی تھی۔ اگر آپ کو اس سال بھی ذمہ داری ملی ہے تو اس میں بھی آٹھ نو مہینے گزر چکے ہیں۔ اپنی جماعت کے جنرل سیکرٹری کو EFFICIENT کریں اور رپورٹ بھجوایا کریں۔ یہ صدران کا بھی کام ہے اور امراء کا بھی ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک اور صدر جماعت نے بتایا کہ ان کی عمر 27 سال ہے۔ ان کی عاملہ میں انصار اللہ کے لوگ بھی شامل ہیں لیکن وہ سست ہیں۔

بعد ازاں **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** تبلیغ اور تربیت کا کام تو ہمارا ایک بنیادی کام ہے۔ اگر یہ دو کام ہی نہیں ہو رہے تو باقی کام کیا ہوں گے؟ اگر یہ دو شعبے تبلیغ اور تربیت کے فعّال ہو جائیں تو باقی شعبے خود ہی فعّال ہو جاتے ہیں۔ نہ تو آپ کے امور عامہ کے شعبہ میں مسائل ہوں گے اور نہ ہی قضاء میں۔ مال کو بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کیونکہ اگر ایک احمدی کی صحیح تربیت ہو جائے اور اگر اس کو احساس ہو کہ اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور کس طرح ان کو پورا کرنا ہے تو لوگ خود بخود ایکٹو (active) ہو جاتے ہیں۔ اگر عاملہ ہی سست ہو گی تو باقی لوگ کیا کریں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے کام لینا ہے چاہے وہ انصار ہیں یا چھوٹے ہیں، ان سے کام لیں۔ میں نے تو دیکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ میں کام کرنے کا زیادہ جذبہ ہے اور رپورٹیں دے بھی دیتے ہیں۔ اکثر یہاں سستی تو انصار کی طرف سے ہوتی ہے۔

سیکرٹری تبلیغ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تبلیغ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: آپ کی لیف لیٹنگ (leaf letting) کی رپورٹ تو یہ ہے کہ اتنے لاکھ تقسیم ہو گئے۔ وہ تو ہو گئے لیکن وہی لوگ تقسیم کرنے والے ہیں جو پہلے دن سے تقسیم کر رہے ہیں یا تقسیم کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری صاحب تبلیغ نے بتایا کہ اس وقت پانچ ہزار سے زائد لوگ لیف لیٹنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدام الاحمدیہ کی تجنید دس ہزار اور انصار اللہ کی پانچ ہزار۔ دونوں ملا کر 15 ہزار تو یہی بن جاتے ہیں۔ اور کچھ نہ کچھ لجنہ بھی حصہ لیتی ہوں گی۔ لجنہ کی تجنید تیرہ ہزار کے قریب ہے۔ یہ کل ملا کر اٹھائیس ہزار بن جاتے ہیں اور اس میں سے صرف پانچ ہزار ابھی تک حصہ لیتے ہیں اور وہ بھی off and on لیتے ہوں گے۔ اگر مستقل داعیین الی اللہ نہیں بنتے تو کم از کم لیفلیٹنگ میں ساروں کو involve کریں تا کہ ہر احمدی کو احساس ہو کہ اس کا تبلیغ میں حصہ ہونا چاہئے۔ آپ کے ساڑھے تین ہزار تو واقفینِ نَو ہیں اور ان میں سے پندرہ سال کے اوپر دو ہزار کے قریب ہوں گے۔ اگر آپ اس طرح سب کو Involve کر لیں تو ان سے بہت کام لیا جا سکتا ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری صاحب تبلیغ نے عرض کیا کہ اس سال پندرہ لاکھ لیف لیٹس تقسیم ہوئے ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر پانچ ہزار لوگوں نے تقسیم کئے ہیں تو فی کس تین سو لیف لیٹ آئے۔ اگر آپ لیف لیٹ تقسیم کرنے والوں کی تعداد دس ہزار تک لے جائیں تو لیف لیٹس کی تعداد تین ملین تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر واقفینِ نَو کو، خدام الاحمدیہ کو، انصار اللہ کے صف دوم کے انصار، صف اوّل کے بھی کافی انصار جا سکتے ہیں ان سب کو مستقل طور پر شامل کریں تو یہ تعداد کم از کم دس ہزار تو ہو سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ جرمنی کی کل آبادی 80 ملین ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آبادی اسّی ملین ہے اور آپ نے 1.5 ملین تقسیم کئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ساروں تک پہنچنے میں آپ کو پچاس، ساٹھ سال لگیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک جگہ جب آپ تقسیم کر لیتے ہیں تو وہاں جماعت کے تعارف کا دوسرا پمفلٹ آنا چاہئے۔ ایک مرتبہ تو تعارف ہو جاتا ہے پھر لوگ بھول جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ لوگ تو احمدی ہیں اور خلافت کے ساتھ بیعت کا تعلق ہے۔ آپ لوگ میرے خطبات سنتے ہیں، جلسوں میں تقریریں سنتے ہیں، جمعہ کے خطبات سنتے ہیں۔ ایک جمعہ کے خطبہ میں جو نصیحت کی جاتی ہے وہ آپ اگلے جمعہ میں بھولے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو اس صورت میں آپ ان سے جو احمدی بھی نہیں ہیں اور عیسائی ہیں یا مذہب میں دلچسپی ہی نہیں ان سے کیا expect کرتے ہیں کہ چھ سال بعد ان کو یاددہانی کرائیں گے تو انہیں جماعت کے

بارہ میں کچھ یاد ہوگا؟

☆ سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہمارا یہی طریق کار ہے کہ پہلے فلائر کے بعد دوسرا فلائر تقسیم ہوتا ہے اور پھر تیسرا فلائر تقسیم کیا جاتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری صاحب تبلیغ نے بتایا کہ دوسرے فلائر کی باری تقریباً ایک سال بعد آتی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ اسی لئے ہے کہ آپ کے پاس **man power** کم ہے۔لوگوں کی **involvement** کم ہے حالانکہ اس کو زیادہ کیا جاسکتا ہے۔لوگوں کی تعداد بڑھائیں۔ اگر ہر احمدی کو اس کام میں **involvement** کا احساس ہوجائے تو اس سے تربیتی لحاظ سے بھی بہتری پیدا ہوگی۔ لوگوں میں ایک جرأت بھی پیدا ہوگی کہ ہم یہ پمفلٹس تقسیم کر کے جماعت احمدیہ کی نمائندگی کررہے ہیں۔لوگ جب لیف لیٹس لیں گے یا مخالفت کریں گے تو دونوں صورتوں میں ہمارے اندر جرأت پیدا ہوگی اور احساس پیدا ہوگا کہ ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے بھی تبلیغ میں آگے آنا ضروری ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے آج سے پانچ سال پہلے کہا تھا کہ اس طرح کا **plan** بنائیں کہ آئندہ دس سال میں آپ کے ہر شہری کو جماعت کا تعارف ہوجائے۔آپ کی مسجدیں بن رہی ہیں اور وہاں سے مجھے فیڈ بیک آتی ہے اس سے تو لگتا ہے جہاں مسجدیں بن رہی ہیں وہاں بھی تعارف نہیں ہے تو باقی جگہوں پر کیا ہونا ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلے یہ دیکھیں کہ جہاں زیادہ آبادی ہے پہلے اُن علاقوں کو **cover** کریں۔ پھر جب ایک دفعہ یہ علاقے **cover** ہوجائیں تو دوسرے صوبوں اور علاقوں میں جائیں اور حکمت سے کام کریں۔آپ کے پاس جو **man power** ہے، جو خدام ہیں، انصار ہیں ان کو استعمال کریں۔

☆ اس پر سیکرٹری تبلیغ نے عرض کیا کہ ہم ایسا ہی کررہے ہیں۔اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جو نتیجہ آنا چاہئے تھا وہ تو نہیں آیا۔آپ نے اب تک گزشتہ پانچ سالوں میں چھ ملین لوگوں تک لیف لیٹ پہنچایا ہے اور چھ ملین کل آبادی کا آٹھ فیصد بنتا ہے۔اس طرح دس سال کے حساب سے آپ نے پانچ سال میں پچاس فیصد کرنا تھا۔پانچ سال میں کم از کم پچاس فیصد نہیں کرسکتے تو تیس فیصد تو کرسکتے تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے پاس لوگوں کی محدود تعداد ہے۔ جو لوگ نہیں آتے ان میں سے بعض صدران سے یا مقامی جماعت سے ناراض ہیں یا امیر جماعت سے ناراض ہیں۔ کوئی نیشنل عاملہ سے ناراض ہے، کوئی خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں سے ناراض ہے، کچھ انصار اللہ کے عہدیداروں سے ناراض ہیں۔ جب بھی ان سے پوچھو تو یہی جواب آتا ہے کہ ہم نے فلاں کی وجہ سے یہ کام کیا اور فلاں کی وجہ سے پیچھے ہٹ گئے۔ حالانکہ عہدیداروں کا، صدران کا اور ان کی عاملہ کے عہدیداروں کا، سب کا یہ کام ہے کہ افراد جماعت کو پیار، محبت سے قریب لائیں، نہ کہ رعب ڈالنے سے۔ اور یہی صحیح طریقہ ہے جس سے آپ صحیح طرح اپنے لوگوں کی تربیت بھی کرسکتے ہیں اور تبلیغ کے میدان میں بھی آگے جاسکتے ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ اس سال **126** بیعتیں ہوچکی ہیں۔ان میں سے **59** عرب ہیں اور **32** جرمن ہیں۔

سیکرٹری تربیت

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ تربیت کے حوالہ سے جماعتی سطح پر جو سب سے بڑی کوشش کی جارہی ہے وہ مساجد کی آبادی ہے۔اس حوالہ سے خصوصی کوشش کی جارہی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** دو مہینے پہلے میں نے خاص طور پر نمازوں کے حوالہ سے ایک خطبہ دیا تھا۔ مختلف جگہوں سے اور بڑی جماعتوں سے رپورٹس آرہی ہیں کہ وہاں فرق پڑا ہے۔ آپ کے یہاں کتنا فرق پڑا ہے؟

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ اللہ کے فضل سے یہاں جرمنی میں بھی کافی فرق پڑا ہے۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کی روشنی میں ہم نے مجالس عاملہ کے ممبران کے لئے کارڈز تیار کئے ہیں تا کہ عاملہ کے ممبران مساجد میں حاضر ہوں اور دیگر احباب کے لئے اپنا نمونہ پیش کریں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُن جماعتوں کے بارہ میں استفسار فرمایا جن کے پاس نماز سنٹر نہیں ہیں۔اس پر ایک جماعت کے صدر نے عرض کیا کہ شہر میں ایک ہال ہے وہاں جمعہ وغیرہ ادا کرلیتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر صدر نے عرض کیا کہ اُن کی عاملہ کے ممبران کی تعداد سترہ ہے اور جمعہ پر بیس کے قریب حاضری ہوجاتی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** سب سے پہلے تو اپنی عاملہ کے ممبران کو نمازوں میں ریگولر کریں۔ اصلاح سب سے پہلے تو گھر سے شروع کریں۔آپ کا گھر آپ کی عاملہ ہے۔سب سے پہلے تو عاملہ کے ممبران کی اصلاح کریں۔ آپ کی جماعت کی عاملہ کی تعداد سترہ ہے۔اسی طرح انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ کی عاملہ کے ممبران بھی ہوں۔ اگر یہ سارے باقاعدہ ہوجائیں تو تیس پینتیس کے قریب انہی کی تعداد بن جاتی ہے۔اپنی عاملہ کے ممبران کو نماز کی عادت ڈالیں اور اگر عاملہ صحیح ہوجائے اور اپنی اصلاح کرلے تو باقی خود بخود اصلاح ہوجائے گی۔ آپ لوگ دوسروں کی اصلاح کرنے کے بجائے پہلے اپنی اصلاح کریں۔

☆ اس کے بعد سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ کوشش کررہے ہیں کہ عائلی معاملات میں بہتری لائی جاسکے۔اس کے لئے ہم مربیان کے ساتھ مل کر پلاننگ کے ساتھ کام کررہے ہیں۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ** بنصرہ العزیز نے **فرمایا:** اس حوالہ سے نوجوانوں میں بھی خاص طور پر کام ہونا چاہئے اور بعض اوقات صفِ دوم کے انصار اللہ کے بارہ میں بھی شکایتیں آتی ہیں۔ لجنہ کی طرف سے بھی شکایتیں ہیں کہ بعض عورتیں یا لڑکیاں ایسی بھی ہیں جنہوں نے یہاں ویزے کے لئے شادیاں کیں اور بعد میں ختم ہوگئیں۔لیکن زیادہ تر مردوں کا بھی قصور ہوتا ہے۔ اگر چالیس فیصد عورتوں کا قصور ہے تو ساٹھ فیصد مردوں کا بھی قصور ہوتا ہے۔ اکثر مرد خود صحیح نہیں ہوتے اور امید رکھتے ہیں کہ عورت کی پہلے اصلاح ہو۔ پہلے اپنی اصلاح کریں۔ اگر مرد اپنی اصلاح کرلیں تو گھر ٹھیک رہے گا، بچوں کی تربیت بھی رہے گی اور اپنی بھی۔ اور اگر نہیں تو پھر عورت ہاتھ اٹھائے گی، جھگڑے پیدا ہوں گے۔بعض اوقات تو تین تین ، چار چار بچے ہوجاتے ہیں اور اس کے بعد جھگڑے ہوجاتے ہیں اور خلع اور طلاقیں شروع کردیتے ہیں۔ یہ تعداد بڑھتی جارہی ہے۔اس کے لئے ہر سطح پر، صدران کو بھی اپنے سیکرٹریان تربیت کو فعال کرنے کی ضرورت ہے اور آپ کو بھی مستقل ان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔اس کے لئے جامع پروگرام بنائیں اور اس کی رپورٹ بھی لیا کریں کہ ایسے گھروں کے پہلے کیا حالات تھے اور اب کیا حالات ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح اصلاحی کمیٹی کا یہ کام نہیں ہے کہ جب واقعہ ہوجائے تو اس کے بعد نظر رکھیں۔ بلکہ لجنہ اپنے لیول پر، خدام اپنے لیول پر، انصار اپنے لیول پر، اور جماعتی طور پر بھی اصلاحی کمیٹی کے ممبران کی ہر جگہ نظر ہونی چاہئے۔ ایسے معاملات جب اٹھتے ہیں تو ایک دن میں نہیں اٹھ رہے ہوتے۔گھر میں جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ باہر بھی نکلتے ہیں۔ جب باہر نکلنا شروع ہوتے ہیں تو اسی وقت اصلاح کے لئے کارروائی عمل میں آنی شروع ہوجانی چاہئے۔ صدران کو بھی، سیکرٹریانِ تربیت کو بھی، خدام الاحمدیہ کو بھی، انصار اللہ کو بھی اور جماعتی مرکزی طور پر بھی اُسی وقت کارروائی کرنی چاہئے تا کہ مسائل کم ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں آزادی کے نام پر مرد زیادہ آزاد ہوتے جارہے ہیں اور یہاں کے پیدا ہوئے لڑکے اور لڑکیوں کی بھی شکایتیں آتی ہیں۔ کچھ لوگ جو پاکستان سے آتے ہیں ان میں سے بھی لڑکے اور لڑکیوں دونوں طرف سے شکایتیں آتی ہیں۔ تو یہ مکمل جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کہاں کہاں کمزوریاں ہیں اور کس طرح ہم ان کمزوریوں کو دور کرسکتے ہیں۔ کون زیادہ قصوروار ہے اور قصور کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا صرف دنیاوی وجوہات ہیں یا واقعی ایک فریق کو دوسرے فریق سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔اس کے بعد پھر جب معاملات عہدیداروں کے پاس جاتے ہیں تو ان کی طرف سے بھی منفی رویہ کا اظہار ہوتا ہے جس کی وجہ سے مزید **flare up** ہوجاتا ہے۔آپ کو ان ساری چیزوں کا پتہ ہونا چاہئے۔

☆ سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ہم سیکرٹریانِ تربیت کو امسال فعال کررہے ہیں اور ریفریشر کورس بھی کروائے ہیں۔انشاءاللہ مزید کام کریں گے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس سال کیوں فعّال کررہے ہیں؟ آپ کو پہلے فعّال کرنا چاہئے تھا؟ اس کا رزلٹ بھی آنا چاہئے۔آپ لوگ انشاءاللہ سے ماشاءاللہ بھی کیا کریں۔

سیکرٹری رشتہ ناطہ

☆ سیکرٹری رشتہ ناطہ نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ہمارے پاس جو رشتے طے پاتے ہیں ان کی تعداد بہت کم ہے۔اس میں کچھ مسائل ہیں۔لڑکوں کی تعداد بہت کم ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ مسائل تو دنیا میں ہر جگہ ہیں۔ ایک تو لڑکوں کی تعداد کم ہے اور اوپر سے تعلیم کا معیار کم ہے۔لیکن لڑکیوں نے تو شادیاں کرنی ہیں۔اسی لئے تو مَیں نے ایک انٹرنیشنل کمیٹی بھی بنائی ہے۔آپ نے تبشیر والوں کو کتنے کوائف بھیجے ہیں؟

اس پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ جو مرکزی سطح پر کمیٹی کام کر رہی ہے اس کو ہم ابھی تک اپنے کوائف نہیں بھجوا سکے کیونکہ کچھ قانونی مجبوریاں ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مجھے سمجھ نہیں آئی کہ قانونی مجبوریاں کیا ہیں؟ آپ کی طرف سے جواب آ گیا ہے کہ کوائف اس لئے نہیں بھیج سکتے کہ personal کوائف پوچھے بغیر دوسرے ملک میں نہیں بھیجے جاسکتے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی دنیا میں باقی ملک تو بھجوا رہے ہیں۔ ایک احمدی جب بیعت کرتا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آپ نے کسی غیر احمدی کے کوائف تو نہیں بھیجنے کہ وہ کورٹ میں جا کر آپ لوگوں کو sue کر دے گا۔ یہ تو صرف ایک بہانہ ہے۔ آپ کا پہلے جواب آچکا ہے جو میں پڑھ چکا ہوں۔ میرے نزدیک یہ کوئی جواز نہیں ہے، یہ صرف ایک بہانہ ہے۔ جب آپ کوائف لیتے ہیں تو اُسی وقت اس سے کیوں نہیں لکھوا لیتے کہ تم صرف یہ چاہتے ہو کہ صرف اسی ملک میں رشتہ کرنا ہے اور تمہارے کوائف یہیں رہیں یا مرکزی کمیٹی کو بھی بھیج دیں؟

اس پر سیکرٹری رشتہ ناطہ نے عرض کیا کہ ہم نے ایک خانہ بنایا ہوا ہے جس کو لوگ fill نہیں کرتے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ تو اُسی وقت ہوسکتا ہے جب آپ کے صدران فعّال ہوں، متعلقہ سیکرٹریان رشتہ ناطہ فعّال ہوں۔ ہر سطح پر متعلقہ سیکرٹریان رشتہ ناطہ کو فعّال کرنا بھی آپ کا کام ہے۔ آپ اپنے سیکرٹریان سے یہ کام کیوں نہیں کرواتے؟ یہاں جرمنی میں آپ لوگوں کو ہر چیز اپنے پاس دبا کر رکھنے کی عادت پڑ چکی ہے۔ آپ جیسا پڑھا لکھا آدمی ہو یا اَن پڑھ آدمی ہو ہر ایک کے دماغ میں پڑ گیا ہے کہ ہمارے ملک کی چیزیں ہیں اور ہم نے یہیں رکھنی ہیں۔ ہم نے اپنی انفرادیت قائم کرنی ہے۔ امریکہ اور کینیڈا آپ سے بڑے ملک ہیں، وہاں تو یہ کام ہو رہے ہیں۔ وہاں سے تو کوائف آرہے ہیں۔ اگر کام کرنا ہو تو سو طریقے نکالے جاسکتے ہیں۔ یہ جواب دے دینا کہ یہ نہیں ہوسکتا، وہ نہیں ہوسکتا، میرے نزدیک یہ سب بہانے ہیں۔ آپ خود اپنے آپ کو فعال کریں۔ جب خود ٹھیک نہیں تو جماعت کے لوگوں سے کیا expect کرتے ہیں؟

سیکرٹری تحریکِ جدید

☆ سیکرٹری تحریکِ جدید نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں تحریکِ جدید میں 34 ہزار شاملین کا ٹارگٹ ملا تھا جو ہم نے پورا کر لیا تھا۔ اگلے سال کا ٹارگٹ پینتیس ہزار کو شامل کرنے کا ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** میں نے اس لئے کہا تھا کہ چاہے کوئی ایک Euro دے یا پچاس سینٹ ہی دے لیکن شاملین کی تعداد بڑھانے کی کوشش کریں۔ لوگوں کو مالی قربانی کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ضروری نہیں کہ آپ نے بڑی بڑی رقمیں لینی ہیں۔ شاملین کی تعداد بڑھانی چاہئے تا کہ ہر ایک کو احساس ہو کہ ہم مالی قربانی میں حصہ دار ہیں۔ لوگوں کو مالی قربانی کی اہمیت کا پتہ لگنا چاہئے۔

سیکرٹری وصایا

☆ اس کے بعد سیکرٹری وصایا نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت کُل موصیان کی تعداد 11 ہزار 589 ہے۔ نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ کل کمانے والے 14 ہزار 618 ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس کا مطلب ہے کہ آپ نے پچاس فیصد کا جو ٹارگٹ تھا وہ حاصل کر لیا ہے۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کے کمانے والے 14 ہزار ہیں تو باقی اٹھائیس ہزار فارغ بیٹھے ہیں؟

سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ ٹوٹل ملا کر جو چندہ دہندگان کی تعداد بنتی ہے وہ 19 ہزار 400 ہے۔ اس میں جیب خرچ والے اور کمانے والے دونوں شامل ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جیب خرچ والوں پر تو چندہ واجب ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی وصیت کرتا ہے تو وصیت ہے۔ لیکن جو جیب خرچ لے رہا ہے یا گھر کی خاتون ہے یا بچہ، یا کسی کو تحفتاً کچھ جیب خرچ ملتا ہے تو اس پر چندہ عام لاگو ہی نہیں ہوتا۔ وہ کمانے والا نہیں ہے۔ کمانے والا وہ ہے جو نوکری کرتا ہے، بزنس کرتا ہے، ٹھیکے داری کرتا ہے یا کسی بھی ذریعہ سے اس کی ماہوار آمد ہے۔ اس میں سٹوڈنٹس اور گھریلو خواتین شامل نہیں ہیں۔ اگر آپ لوگ سٹوڈنٹس کو اور خانہ دار خواتین کو کمانے والوں میں شامل کرتے ہیں کہ ان کا میاں ان کو دو سو یورو دے رہا ہے، یا کسی بچے کو سو یورو مل رہا ہے وہ تو کمانے والے افراد میں شامل نہیں ہوتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کی تجنید تو 43، 44 ہزار کی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس میں سے 14 ہزار 618 کمانے والے افراد ہیں۔ اس کا مطلب ہے باقی سب فارغ بیٹھ کر روٹی کھا رہے ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر صدر خدام الاحمدیہ نے بتایا کہ ان کی تجنید دس ہزار ہے جبکہ اس میں سے پانچ ہزار کمانے والے ہیں۔ اسی طرح صدر مجلس انصار اللہ نے بتایا کہ ان کی تجنید 5 ہزار 600 ہے جبکہ ان میں کمانے والوں کی تعداد 4 ہزار ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس کا مطلب ہے کہ چودہ ہزار میں سے باقی پانچ ہزار عورتیں کماتی ہیں؟

سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ ان کے پاس جو بجٹ ہے وہ جماعتوں کی طرف سے آیا ہوا ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس کا مطلب ہے کہ خدام الاحمدیہ اپنی سطح پر صحیح کام نہیں کر رہی۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ کمانے والے کتنے ہیں۔ اسی طرح انصار اللہ بھی صحیح کام نہیں کر رہے۔ ان کو بھی نہیں پتہ کہ کتنے کمانے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے پاس جو رپورٹ ہے اس سے خدام اور انصار کی رپورٹ ٹیلی (Tely) نہیں کر رہی۔ یا تو آپ کے figure غلط ہیں یا یہ دونوں تنظیمیں کام نہیں کر رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی جماعت کی تجنید کا جائزہ لیا جس کے مطابق سات سال سے کم عمر کے بچوں کی تعداد پانچ ہزار کے قریب بنی جبکہ اطفال اور ناصرات کی تعداد ساڑھے چھ ہزار بنی۔ اس کے علاوہ سٹوڈنٹس کی تعداد چار ہزار کے قریب بنی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اس کے علاوہ لجنہ کی تجنید تیرہ ہزار ہے۔ ان میں سے اگر بیس سال تک کی لڑکیاں نکال دیں تو باقی سات ہزار تعداد بنتی ہے۔ اس طرح کل ملا کر زیادہ سے زیادہ 18 ہزار کی تعداد بن رہی ہے جبکہ سیکرٹری صاحب جو مجھے رپورٹ دے رہے ہیں اس کے حساب سے انتیس ہزار بن رہی ہے۔ یا تو جماعتی نظام اتنا فعال ہے کہ ذیلی تنظیموں کو پتہ ہی نہیں لگ رہا کہ یہ لوگ کہاں سے لا رہے ہیں۔ حالانکہ ذیلی تنظیموں کا نظام جماعتی نظام سے زیادہ فعال ہونا چاہئے۔

☆ صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ ہم نے نیشنل عاملہ میں اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہماری تجنید ہر ماہ اَپ ڈیٹ ہو رہی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھنے والی بات یہ ہے کہ جماعتی تجنید درست ہے یا نہیں کیونکہ ہم ہر خادم تک پہنچتے ہیں اور ہمارا بجٹ بھی ہر خادم کے اوپر بنتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا آپ نے AIMS کا ڈیٹا ان کے ساتھ exchange کیا ہے؟ آخر جو AIMS کارڈز verify ہو کر آتے ہیں وہ ذیلی تنظیموں کی طرف سے ہی آتے ہوں گے؟

اس پر عرض کیا گیا کہ AIMS کارڈز کی verification صدر جماعت کی طرف سے آتی ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ کے پاس جو رپورٹ آتی ہے اس پر خدام الاحمدیہ کے دستخط بھی ہونے چاہئیں۔ اگر انصار ہے یا لجنہ ہے تو متعلقہ ذیلی تنظیم بھی ذمہ دار ہے کہ وہ اسے verify کرے۔ عورتوں اور مردوں دونوں طرف سے مجھے رپورٹ ملی ہے کہ بعض مشکوک لوگ بھی ہوتے ہیں۔ بعض ایسے کیسز بھی آئے ہیں کہ صدران نے بغیر دیکھے غیر احمدیوں کے یا جن کے اخراج ہوئے ہوئے تھے ان کی تصدیق کر دی۔ اس لئے میں تو ایک سسٹم پر rely نہیں کرتا۔ مختلف سسٹم اسی لئے بنائے گئے ہیں کہ مختلف ذرائع سے تصدیق ہوسکے۔ وہاں مرکز، پاکستان میں بھی یہی ہوتا ہے۔ ناظر امور عامہ کی رپورٹ کو بھی verify نہیں کیا جاتا جب تک کہ صدر خدام verify نہ کر دیں یا اگر کوئی انصار میں ہے تو جب تک صدر انصار اللہ نہ verify کر دیں۔ جب ہم ناظروں پر rely نہیں کرتے تو صدروں پر کس طرح کر لیں؟ اس لئے اس سسٹم کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ اب آپ کا کام ہے کہ صدر انصار اللہ، صدر خدام الاحمدیہ اور صدر لجنہ کے ساتھ بیٹھ کر لسٹوں کو verify کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صدران کے بارہ میں اکادُکا رپورٹیں بھی ہیں نکاحوں کے معاملات میں غلط verification کر دی اور اس پر پھر ان کو سزا بھی ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صرف دفتر میں کرسی پر بیٹھ کر دستخط کر کے اپنے آپ کو جنرل سیکرٹری سمجھ لینا کہ میں چوہدری بن گیا ہوں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

تصنیف

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر شعبہ تصنیف کے انچارج نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس سال میں دو کتب کی پرنٹنگ ہوئی ہے۔ ایک پرنٹ ہو کر آ گئی ہے اور ایک آنے والی ہے۔ دو کتب کا layout بن رہا ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ''ٹھیک ہے۔''

ایڈیشنل سیکرٹری مال

☆ ایڈیشنل سیکرٹری مال نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بجٹ وغیرہ کی تیاری کے سلسلہ

سارے سیکرٹریانِ مال سے رابطہ کیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سیکرٹریانِ مال کو چاہئے کہ بجٹ بناتے وقت ہر شخص کے گھر تک پہنچیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اصل چیز تو مالی قربانی کی اہمیت ہے جو آپ کو بتانی چاہئے۔ سیکرٹری تربیت کا بھی کام ہے کہ لوگوں کو مالی قربانی کی اہمیت کا احساس دلانا چاہئے۔ قربانی کا احساس ہو جائے تو باقی سب کچھ خود ہی ٹھیک ہو جاتا ہے۔

سیکرٹری مال

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہمارے پاس individual budget assessment فارم ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ یہاں جرمنی میں minimum wages 884 یورو ہے۔ یہ کمی محسوس ہو رہی ہے کہ لوگ اصل انکم پر بجٹ نہیں لکھواتے۔ اب ہم Plan بنا رہے ہیں کہ احباب جماعت کو بتایا جائے کہ لازمی چندہ جات اصل آمد پر لکھوانے کیوں ضروری ہیں؟ اگلی عاملہ کی میٹنگ میں ہم یہ پلان پیش کر دیں گے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جو اپنی مالی حالات کی وجہ سے چندے نہیں دے سکتے وہ بتادیں کہ ہم نہیں دے سکتے۔ لیکن یہ کہنا کہ ہماری انکم ہی اتنی ہے، غلط ہے۔ ایسی انکم میں تو برکت بھی نہیں پڑتی۔ سیکرٹریان تربیت کو بھی اور سیکرٹریان مال کو بھی توجہ دلائیں اور صدران خود بھی ذاتی طور پر یہ توجہ دلائیں۔ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ہم نے لینا ہی لینا ہے۔ لیکن اپنی آمد نہ چھپائیں ورنہ اس میں برکت ختم ہو جاتی ہے۔ اگر نہیں دینا تو بتادیں کہ ہم نہیں دے سکتے یا جتنا ہم دے رہے ہیں اس سے زیادہ نہیں دے سکتے۔ بہتر ہے کہ لکھ کر اجازت لے لیں۔ مجھے بہت سے خطوط آتے ہیں، جرمنی سے بھی آتے ہیں کہ ہم اتنا چندہ نہیں دے سکتے، ہمارا چندہ معاف کر دیا جائے یا شرح کم کر دی جائے۔

سیکرٹری تعلیم

☆ سیکرٹری تعلیم نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق اگلے پانچ سے دس سال کے سٹوڈنٹس کو گائیڈ کرنے کا منصوبہ بنایا جارہا ہے۔ اس کے لئے پلان بنالیا گیا ہے اور امیر صاحب کو بھجوایا گیا تھا جس پر امیر صاحب نے کچھ مشورے دیئے ہیں اس کے مطابق ہم پلاننگ کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اکثر لڑکے مجھے مل رہے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے دسویں کلاس کر کے پڑھائی چھوڑ دی ہے اور کام کر رہے ہیں یا taxi چلا رہے ہیں یا باپ کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ لیکن لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔ پھر رشتہ ناطہ والے کہتے ہیں کہ رشتے میچ (Match) نہیں ہوتے کیونکہ لڑکوں کی پڑھائی کی طرف توجہ کم ہے اور لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔ اور جب لڑکیاں پڑھ جاتی ہیں تو بجائے اس کے کہ وہ یہ دیکھیں کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے احمدیوں میں ہی رشتے کرنے ہیں اپنی ڈیمانڈز بہت زیادہ بڑھا دیتی ہیں۔ حالانکہ چھوٹی موٹی کمیاں قبول کر کے رشتے ہوسکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس لئے خدام الاحمدیہ کو اس لحاظ سے بھی منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے اور تعلیم کی طرف زیادہ توجہ پیدا کروائیں تا کہ رشتہ ناطہ کا مسئلہ بھی ختم ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ کے پاس سارا ڈیٹا ہونا چاہئے کہ کتنے سٹوڈنٹس ہیں اور وہ کیا کر رہے ہیں۔ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کا ڈیٹا تو ہوتا ہے کیونکہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی help مل جاتی ہے لیکن نچلی سطح پر سٹوڈنٹس کا ڈیٹا موجود نہیں ہوتا۔ نیچے والوں کو بھی سنبھالنا آپ کا فرض ہے۔ سیکرٹری تعلیم کا کام صرف یہ نہیں کہ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کو سنبھالنا ہے۔ بلکہ سیکرٹری تعلیم کا کام ہے کہ primary سے لے کر arbiture تک اور پھر arbiture سے university تک ہر ایک کو سنبھالے۔ بچپن سے ہی پڑھائی کی طرف توجہ دلائیں اور انہیں encourage کریں۔ جو ماں باپ پڑھے لکھے نہیں ہیں ان کے بچوں کو خاص توجہ دلائیں۔ متعلقہ سیکرٹریان تعلیم، صدران اور عاملہ والے بھی اس طرف توجہ دیں گے تو اگلی نسلیں بہتر نکلیں گی۔ صرف اپنے حال پر ہی نہ سوچیں بلکہ اگلی نسل کی فکر کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ گلگت سکردو وغیرہ میں آغا خانی لڑکیاں بہت زیادہ پڑھی لکھی ہیں لیکن وہ کم پڑھے لکھے لڑکوں سے اس لئے رشتے کر رہی ہیں کہ ہماری نسل تباہ نہ ہو جائے۔ ہماری لڑکیوں کو بھی قربانی دینی چاہئے اور لڑکوں کو بھی پہلے سے زیادہ پڑھنا چاہئے۔ پہلی بات تو یہ ہے یہاں پڑھنے کے مواقع ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں بجائے اس کے کہ آوارہ گردیوں میں پڑ جائیں۔ خدام الاحمدیہ اور شعبہ تربیت کو بھی اس بارہ میں توجہ دینی چاہئے کہ لڑکوں کو آوارہ گردیوں کی جو عادت پڑ چکی ہے اس سے سنبھالنے کی کوشش کریں۔ لڑکے لڑکیوں کے خلاف شکایتیں کر دیتے ہیں، لڑکیاں لڑکوں کے خلاف شکایتیں کر دیتی ہیں اور آہستہ آہستہ یہ مسائل بڑھتے جارہے ہیں۔ اگر آپ نے ان کو سنبھالنے کا باقاعدہ پروگرام نہ بنایا تو یہ مسائل بڑھتے چلے جائیں گے۔

سیکرٹری وقفِ جدید

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری وقفِ جدید نے بتایا کہ وقفِ جدید میں شاملین کی تعداد 28 ہزار 680 ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے۔ خاص طور پر نومبائعین کو اس میں شامل کریں۔

ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد

(یک صد مساجد کا منصوبہ)

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مساجد کے بجٹ کے حوالہ سے تفصیلی جائزہ لینے کے بعد سو مساجد کے بارہ میں امیر صاحب جرمنی کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:**

آپ نے اس پراجیکٹ کے لئے ذیلی تنظیموں سے بھی قرضہ لیا ہوا ہے اور ان کے بہت سارے پیسے واپس کرنے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس صورتحال میں توفی الحال آپ کو مزید مساجد کی تعمیر روک دینی چاہئے اور جو اس وقت زیر تعمیر ہیں پہلے ان کو مکمل ہونا چاہئے۔

☆ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ کے دوران جن مساجد کی بنیاد رکھی گئی تھی ان کے بجٹ کے حوالہ سے تفصیلی جائزہ لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پیسوں کی صورتحال کا تو آپ کو پتہ ہے۔ آپ کی تو

’قرض کی پیتے تھے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں

رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن‘

والی صورتحال بنی ہوئی ہے۔ ہر چیز قرض پر چل رہی ہے۔ آپ نے قرضے بھی اتارنے ہیں۔ اس وقت آپ لوگوں نے ایک بڑی رقم تو مرکز کو ہی ادا کرنی ہے۔ مرکز کے دنیا بھر میں اپنے بہت سے پراجیکٹ چل رہے ہیں۔ آپ لوگ اتنے پاؤں پھیلاتے ہی کیوں ہیں جب اخراجات ہی نہیں کر سکتے؟ اتنا ہی کریں جتنا کر سکتے ہیں۔ جن جماعتوں نے مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے پہلے قربانی دی ہوئی ہے اور ایک ملین دے دیا ہوا ہے یا پانچ ملین یا چھ ملین دے دیا ہے پہلی preference انہیں دینی چاہئے تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک preferences order بنا چاہئے کہ کس کس جماعت نے کتنے کتنے پیسے دیئے ہیں اور اگر کسی خاص وجوہات کی بنا پر کہیں مسجد بنا رہے ہیں تو وہ وجوہات پتہ ہونی چاہئیں کہ کیوں preference دی جارہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک مکمل لسٹ بنائیں کہ اس وقت کہاں کہاں آپ کے زیر تعمیر مساجد ہیں، کہاں بنیادیں رکھی جاچکی ہیں۔ آپ کے پاس موجودہ فنڈ کی پوزیشن کیا ہے۔ آپ کے قرض کی پوزیشن کیا ہے۔ ایک سال میں آپ کتنا فنڈ اکٹھا کر سکتے ہیں۔ ان کے نقشے کیا ہیں۔ یہ ساری چیزیں مرکز میں لے کر آئیں۔ آئندہ سے کچھ عرصہ کے لئے یہ سارا کام میں اپنے ہاتھ میں لے رہا ہوں۔ مسجدوں کی approval، مسجدوں کے نقشے، مسجدوں کے فنڈز، یہ سب لندن آ کر منظور کروایا کریں۔ لوکل جماعت کو اس کا اختیار نہیں ہوگا۔

☆ امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ ایسٹ جرمنی میں Leipzig اور Erfurt میں دو مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ وہاں جماعت نہ ہونے کے برابر ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر وہاں جماعت ہی نہیں تو مساجد کیوں بنا رہے ہیں؟ میں نے تو آپ سے نہیں کہا کہ وہاں مسجدیں بنائیں اور نہ ہی آپ نے مجھ سے اجازت مانگی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب کسی بھی ایسی جگہ مسجد تعمیر نہیں ہوگی جہاں جماعت نہیں ہے۔ پہلے ان علاقوں کو preference دی جائے گی جہاں ہماری جماعت ہے۔ جہاں جماعت ہی نہیں ہے وہاں مسجد بنانے کا کیا مقصد ہے؟ جیسے پیغامیوں نے برلن میں مسجد بنائی ہوئی ہے کیا اسی طرح آپ بھی صرف علامت کے طور پر مسجدیں بنانا چاہتے ہیں؟ اس لئے پہلی ترجیح اُسی علاقہ کو دی جائے گی جہاں ہماری جماعت کی زیادہ تعداد ہے۔ ایسٹ جرمنی میں مسجدیں بنانے کا جو بھی منصوبہ ہے فی الحال اُسے روک دیں۔ آئندہ مساجد کی جو بھی صورتحال ہے، جو بھی فنڈز کی صورتحال ہے اور جو بھی پلان ہے وہ میرے پاس لے کر آئیں۔ میں خود فیصلہ کروں گا کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نیشنل عاملہ، لوکل عاملہ اور لوکل ایڈمنسٹریشن کے پاس اب مساجد کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ ساری ڈیمانڈز میرے

پاس لے کرآئیں اور مجھے بتائیں۔

☆ اس کے بعد ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ فنڈ ریزنگ میں ہمیں ایک مسئلہ یہ سامنے آرہا ہے کہ جس جگہ مسجد کا پلان ہوتا ہے جب وہاں مسجد بنی شروع ہوجاتی ہے تو لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ مسجد اب **complete** ہو ہی جانی ہے۔اس لئے ادائیگی میں سستی آجاتی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ مسائل تو ہوتے ہی ہیں۔اس لئے اُسی وقت کام شروع ہوگا، جب لوگوں نے جو وعدے کئے ہیں اس کا کم ازکم **90** فیصد ادا کردیں۔ورنہ کام ہی نہیں شروع ہوگا۔

☆ اس کے بعد عاملہ کے ایک ممبر نے بتایا کہ ذیلی تنظیموں کو جو ٹارگٹ دیئے جاتے ہیں ان میں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ٹارگٹ پچھلے سال سے **pile up** ہورہے ہیں اور ایک ملین سے زائد **amount** آرہی ہے۔لیکن انصاراللہ میں کمی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ تو ذیلی تنظیموں کی **generosity** اور **favour** ہے جو وہ آپ کو دے دیتے ہیں۔ وہ ذمہ وار نہیں ہیں۔ مسجدیں بنانے کی جماعت ذمہ وار ہے۔ میں نے تو ذیلی تنظیموں کو یہ کہہ کر ٹارگٹ دے دیا تھا کہ آپ کی مدد ہوجائے۔ ورنہ مساجد کے لئے فنڈز اکٹھا کرنا ان کا فرض نہیں ہے۔ یہ آپ کا فرض ہے کہ خود اکٹھا کریں۔ اگر خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ کو آج مَیں کہہ دوں کہ تم نے کچھ نہیں دینا تو آپ کا کیا بنے گا؟ یہ فنڈز اکٹھا کرنا تو آپ کا کام ہے۔آپ دوسروں پر نہ ڈالتے رہا کریں۔ ٹھیک ہے اگر ذیلی تنظیمیں آپ کی مددگار بن رہی ہیں۔ لیکن مددگار بننے سے یہ مطلب نہیں اپنے سارے بوجھ کا ملبہ ان پر ڈال دیں۔ اپنے کام دوسروں پر ڈالنے کی عادت ختم کریں۔ ذیلی تنظیمیں جتنا بھی دے رہی ہیں وہ ان کی مہربانی اور نوازش ہے۔ وہ شکریہ کے ساتھ قبول کرلیا کریں۔ ان کا فرض نہیں ہے کہ وہ آپ کو ضرور دیں۔ جہاں جہاں مسجدیں بنانی ہیں وہاں فنڈز اکٹھا کرنا آپ کا فرض ہے۔

سیکرٹری امورِخارجیہ

☆ اس کے بعد سیکرٹری امورِخارجیہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے دوران مساجد کے افتتاح کے حوالہ سے کئے جانے والے کام کے علاوہ ہمارے پاس اس وقت دو پلان ہیں۔ایک تو میڈیا کے ساتھ روابط اور پریس کانفرنسز اور اس وقت ہر ضلع میں شعبہ تبلیغ کے ساتھ مل کر پریس کانفرنس ہورہی ہے۔اب تک **65** پریس کانفرنسز ہوچکی ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بڑی اچھی بات ہے کہ اتنی پریس کانفرنسز ہورہی ہیں۔لیکن اس کے بعد اس کا باقاعدہ **follow up** بھی ہونا چاہئے۔جو تعلقات بناتے ہیں وہ قائم بھی رکھیں۔ایک دو جگہ پر تو اچھے تعلقات ہیں لیکن ان تعلقات میں وُسعت آنی چاہئے۔

سیکرٹری تعلیم القرآن

☆ اس کے بعد سیکرٹری تعلیم القرآن نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر بتایا کہ ہم نے کلاسز شروع کروائی ہیں اور سات آٹھ ماہ سے دورہ جات بھی ہورہے ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن نے بتایا کہ اس وقت **40** جماعتوں اور دس لوکل امارتوں میں باقاعدہ کلاسز ہورہی ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن نے بتایا کہ وقفِ عارضی کے حوالہ سے عملی طور پر کوئی کام نہیں ہوا۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس حوالہ سے بھی کام کروائیں۔مجلسِ عاملہ کے جتنے بھی ممبران ہیں، خدام الاحمدیہ کے، انصاراللہ کے، جماعت کے عاملہ کے ممبران ہیں ان سب کو تحریک کریں کہ سب سے پہلے تو عاملہ کے ممبران خود وقفِ عارضی کریں۔آپ کی نیشنل عاملہ کے ممبران ہیں ان کو بھی کہیں کہ وقفِ عارضی کریں، یہ صرف یہاں بیٹھنے کے لئے تو نہیں ہیں۔ پہلے گھر سے کام شروع کریں پھر لوگوں میں بھی تحریک پیدا ہوگی۔ گزشتہ دو سال میں کتنے صدران ہیں جنہوں نے وقفِ عارضی کی ہے؟ کتنے عاملہ کے ممبران ہیں جنہوں نے وقفِ عارضی کی ہے؟ اگر آپ لوگوں نے خود نہیں کی تو باقی لوگ کیوں کریں گے؟

سیکرٹری اشاعت

☆ اس کے بعد سیکرٹری اشاعت نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ دورانِ سال پندرہ کتب چھپوائی گئی ہیں جس میں قرآن کریم (جرمن ترجمہ)، نماز مترجم، وقفِ نَو کا نصاب، کشتی نوح، اسلامی اصول کی فلاسفی اور بعض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ترجمے ہیں۔

نیشنل امین

☆ نیشنل امین نے بتایا کہ اُن کا کام مختلف شعبہ جات کو کیش مہیا کرنا ہوتا ہے۔ اور ساری جماعت سے جو زیور آتا ہے اس کا **disposal** کرتے ہیں۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل امین نے بتایا کہ شعبہ مال کی طرف سے واؤچرز آتے ہیں جن کے مطابق ادائیگی کی جاتی ہے۔

نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت

☆ اس کے بعد نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ بزنس مَین لوگوں کا ڈیٹا اپ ڈیٹ کررہے ہیں۔اس کے بعد ایک نئی ڈائریکٹری نکالنی ہے جو کہ جلسہ سالانہ پر شائع کریں گے۔اس کے علاوہ **info** سیمینارز کی بھی پلاننگ ہے۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جو نئے لوگ اسائلم سِیکرز آرہے ہیں ان کو چھوٹا موٹا کام دلانا یا ٹرینگ دینا اس حوالہ سے کوئی کام کررہے ہیں یا نہیں؟

اس پر سیکرٹری صنعت وتجارت نے عرض کیا کہ ہم پلاننگ کررہے ہیں کہ لوکل سیکرٹریانِ صنعت وتجارت کے ساتھ مل کر لوکل سنڈے مارکیٹوں میں لوگوں کو بھیجا جائے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اس پر کام بھی کریں، صرف پلاننگ ہی نہ کرتے رہیں۔

ایکسٹرنل آڈیٹر

☆ اس کے بعد ایکسٹرنل آڈیٹر نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ اور جماعت کے آڈٹ کی رپورٹ مرکز بھجوا چکے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔''

شعبہ محاسب

☆ اس کے بعد مُحاسب نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ماہوار رپورٹ تیار کرتے ہیں جس میں اِنکم اور اخراجات کی رپورٹ شامل ہوتی ہے۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر محاسب نے بتایا کہ فیلڈ سے یا مختلف شعبہ جات سے جو واؤچرز آتے ہیں ان پر پہلے شعبہ جات کے سیکرٹریان خود دستخط کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ واؤچرز شعبہ مال میں جاتے ہیں جن پر سیکرٹری صاحب مال دستخط کرتے ہیں۔ پھر ان واؤچرز پر امیر صاحب یا مشنری انچارج صاحب سائن کرتے ہیں۔اس کے بعد یہ واؤچرز ہمارے پاس **payment** یا اکاؤنٹنگ کے لئے آتے ہیں۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** یہ امیر صاحب کو خود سائن کرنے چاہئیں۔ سارے واؤچرز پر امیر صاحب کی تصدیق ہونی چاہئے نہ کہ نائب امیر کی۔

شعبہ تربیت نومبائعین

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اس سال **126** بیعتیں ہوئی ہیں اور اسی طرح گزشتہ دو سالوں میں جو بیعتیں ہوئی ہیں ان نومبائعین کو **main stream** بنانے کے لئے آپ نے کیا کیا ہے؟ ان میں سے آپ کتنوں کے ساتھ مستقل رابطہ میں ہیں؟

اس پر سیکرٹری تربیت نومبائعین نے بتایا کہ ان کے پاس خواتین کے رابطہ کے حوالہ سے تو رپورٹ نہیں ہے لیکن مردوں میں سے گزشتہ سال کے نومبائعین میں سے **59** عرب احباب کے ساتھ رابطہ ہے۔ہم نے یہاں عرب ڈیسک بنایا ہوا ہے جس کے انچارج حفیظ اللہ بھروانہ صاحب ہیں جو مجھے رپورٹس دیتے رہتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو خواتین کا بھی علم ہونا چاہئے۔آپ لجنہ سے رپورٹ لیں کہ ان میں سے کتنی خواتین رابطہ میں ہیں اور کتنی کے ساتھ رابطہ نہیں ہے؟ اگر آپ کے پاس رپورٹ ہی نہیں ہوگی تو آپ انہیں کس طرح نظام کے ساتھ جوڑ پائیں گے؟ نومبائع مرد اور نومبائعات خواتین دونوں کی تربیت کی ذمہ داری آپ کی ہے۔ اگر آپ نے ان نومبائعین کی تربیت کے لئے کوئی پلان بنایا ہوا ہے تو آپ کو یہ پلان لجنہ کو بھی دینا چاہئے تاکہ لجنہ بھی اس پلان پر عملدرآمد کرواسکیں۔ اس پلان پر عملدرآمد تو لجنہ کی طرف سے ہی ہوگا لیکن یہ پلان آپ ہی ان کو مہیا کریں گے۔

☆ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا جن جماعتوں میں نومبائعین ہیں وہاں آپ خود بھی دورہ کرتے ہیں اور اُن سے ذاتی طور پر ملتے ہیں؟

سیکرٹری تربیت نومبائعین نے عرض کیا کہ بعض جماعتوں کے دورے کئے ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کو اکثر جماعتوں کے دورے کرنے چاہئیں اور نومبائعین سے ذاتی طور پر مل کر اُن کے ساتھ واقفیت پیدا کرنی چاہئے۔نومبائعین کے علم میں ہونا چاہئے کہ آپ سیکرٹری تربیت نومبائعین ہیں تاکہ جب بھی انہیں کسی قسم کا مسئلہ درپیش ہو تو وہ آپ کے ساتھ رابطہ کرسکیں۔ اسی طرح مقامی سطح پر بھی مختلف جماعتوں میں نومبائعین کو اپنی جماعت کے سیکرٹری نومبائع کا علم ہونا چاہئے۔لیکن صرف جماعتوں کے سیکرٹریانِ نومبائعین پر ہی بھروسہ نہ رکھیں بلکہ آپ کا خود بھی ان کے ساتھ مستقل

رابطہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح آپ ان کی بہتر طور پر تربیت کرسکیں گے۔

☆ اس کے بعد سیکرٹری تربیت نومبائعین نے عرض کیا کہ بعض جرمن احمدی لڑکیوں سے شادی کرنے کے لئے بیعت کرتے ہیں اور جب تک شادی نہیں ہوجاتی وہ رابطہ رکھتے ہیں لیکن شادی کے بعد پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کو شادی کی اجازت دی جانی چاہئے؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ بعض خاص حالات میں شادی کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ لیکن یہ اجازت مَیں خود دیتا ہوں۔ لیکن آپ کا کام ایسے لوگوں کی تربیت کرنا ہے۔ آپ تربیت کا کام جاری رکھیں۔ انہیں سورۃ الفاتحہ اور اسلام کے بارہ میں بنیادی باتیں وغیرہ سکھائیں۔ اسی طرح لجنہ کے ذریعہ لڑکی کو جس کی شادی ہوئی ہے اسے بھی توجہ دلاتے رہیں کہ اب یہ تمہاری بھی ذمہ داری ہے اسے اسلام کے بارہ میں سکھائے اور اس کو جماعت کا حصہ بنائے۔

شعبہ سمعی بصری

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:** یاد رکھیں کہ سمعی بصری کا شعبہ کوئی پروگرام ایئر نہیں کرسکتا جب تک مرکز کی طرف سے منظوری نہ ہوجائے۔ میں نے آپ کو لکھ کر بھی بھجوادیا تھا۔ پہلے مرکز سے ڈائریکٹر پروگرامنگ سے منظوری لیں گے اس کے بعد ہی اسے ایئر کرسکتے ہیں چاہے اس کو ویب سائٹ پر دینا ہو یا کسی اور چیز پر دینا ہو۔ آپ کے پاس اختیار بالکل نہیں ہے کہ خود پروگرام ایئر کردیں۔

☆ اس کے بعد شعبہ سمعی بصری کے سیکرٹری نے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے جرمن تراجم کی **sub-titling** کا کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس کے لئے ہم ایک سافٹ ویئر بھی تیار کررہے ہیں جو ابھی ٹیسٹنگ فیز **(Testing Phase)** میں ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نَو

☆ ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نو نے بتایا کہ ان کے ذمہ واقفینِ نَو کی کیریئر پلاننگ اور کوچنگ کا کام ہے۔ اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ ساتویں جماعت سے ہی ہم شروع کردیتے ہیں۔ اس کے بعد پھر **Real Schule** والے ہوتے ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** **Real Shcule** والے تو میں نے دیکھا ہے کہ عموماً پڑھائی چھوڑ ہی دیتے ہیں۔ اگر آپ انہیں بہتر رنگ میں گائیڈ کریں تو یہ جماعت کے لئے اچھا **asset** بن سکتے ہیں۔

اس پر ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نو نے بتایا کہ اس کے لئے ہم نے ایک **mentor system** بنایا ہوا ہے کہ ایک یونیورسٹی میں پڑھنے والا واقفِ نو گیارہویں سے لے کر تیرہویں کلاس تک کے پانچ سٹوڈنٹس کو گائیڈ کرے گا اور ان کی **Personal** کوچنگ کرے گا۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:** اچھی بات ہے کہ آپ ان کی ٹیم بنادیں۔ لیکن میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ یونیورسٹی میں پڑھنے والوں میں سے ایسے واقفین کی **percentage** بڑھنے لگ گئی ہے جو یونیورسٹی جاتے ہیں اور ایک مضمون میں بیچلر کرنے کے لئے داخلہ لیتے ہیں۔ دو سال پڑھتے ہیں اور فیل ہوتے رہتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم کسی اور چیز میں **switch** کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے سٹوڈنٹس کو جب **mentor** بنائیں گے تو پھر جن کے وہ **mentor** بنیں گے وہ بھی ایسے ہی نکلیں گے۔ اس لئے پہلے یہ چیک کرلیا کریں کہ آپ یونیورسٹی کے لڑکوں میں سے جو کونسلنگ اور کوچنگ کی ٹیم بنارہے ہیں وہ ایسے لڑکوں کی ہونی چاہئے جو ہوشیار بھی ہوں اور اپنی فیلڈ میں پوری **information** دے سکنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے علاوہ میں نے کہا تھا کہ باہر سے جو بعض خاص **expert** ہوتے ہیں اُن سے بھی سال میں ایک آدھ مرتبہ گیارہویں بارہویں کے لڑکوں کا سیمینار کرواسکتے ہیں۔ شاید اس کے لئے آپ کو پیسے بھی دینے پڑیں۔ لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو خوشی سے بغیر معاوضہ لئے بھی کونسلنگ کرنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں۔

☆ اس کے بعد ایڈیشنل سیکرٹری وقفِ نَو نے بتایا کہ ہمارے یونیورسٹی کے **232** واقفین سٹوڈنٹ ہیں۔ اس لئے ہم مختلف **series** بنارہے ہیں۔ اس وقت تک ہم **18** سیریز بناچکے ہیں تاکہ سٹوڈنٹس کی آپس میں نیٹ ورک بن جائے اور وہ مضامین کے حوالہ سے ایک دوسرے سے فائدہ بھی حاصل کرسکیں۔

سیکرٹری جائیداد

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ جماعت کی پورے ملک میں اس وقت **77** پراپرٹیز ہیں۔ ان ساری پراپرٹیز کا ریکارڈ وغیرہ شعبہ جائیداد کے پاس موجود ہے۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** بیت العافیت کے بارہ میں میں نے سنا ہے کہ وہاں بعض تبدیلیاں کررہے ہیں اور بڑے ہال کی پارٹیشن کرکے اس میں کمرے بنارہے ہیں۔ اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ اگر بعد میں کسی وقت وہاں نماز وغیرہ پڑھنے کی اجازت مل جاتی ہے تو یہ جگہ تو استعمال نہیں ہوسکے گی۔

اس پر سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ کونسل والوں کا کہنا تھا کہ وہاں ایک محدود تعداد کی اجازت مل سکتی ہے لیکن آپ کے پاس گراؤنڈ فلور میں کافی زیادہ جگہ ہے۔ چونکہ ہال بڑا تھا اس لئے اس کو چھوٹا کیا گیا ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ آپ کو چاہئے تھا کہ وہاں بڑے بڑے کمرے بنادیتے۔ آپ کو پلان اس طرح کرنا چاہئے تھا کہ اگر اس کو بعد میں کبھی استعمال کرنے کی ضرورت پڑے تو آرام سے ہوسکے۔ اگر تین چار ہزار آدمی یہاں جمعہ پڑھنے آجائے تو اس میں سے دو ہزار کے قریب تو بیت العافیت میں **accommodate** ہوجائے۔ اس طرح کا پلان کرتے کہ وہاں کم از کم دو ہزار بندہ **accommodate** ہوجائے۔

☆ سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ اس کا سب سے اوپر کا حصہ کرایہ پر ہے جو کہ ایک ٹی وی چینل نے لیا ہوا ہے۔ لیکن یہ **18** مہینہ کا کنٹریکٹ ہے جو ختم ہوسکتا ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ٹھیک ہے۔ اس کو تو **terminate** کیا جاسکتا ہے۔ ہم نے کرایہ پر دینے کے لئے تو یہ بلڈنگ نہیں لی تھی۔

☆ اس پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ کونسل نے کہا تھا کہ یہاں پر بہت بڑی **gathering** وغیرہ کے فنکشن منعقد نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ اس میں جو ہال ہیں وہ **storage** کے لئے بنائے گئے ہیں۔ یہ **assembley** ہال نہیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن سیکرٹری صاحب جائیداد کے مطابق اگر پارکنگ وغیرہ کے مسائل حل کرلئے جائیں تو ممکن ہے کہ ان ہالوں میں **gathering** کی اجازت مل جائے۔ اس لئے یہ تو **negotiable** ہے۔ بہرحال ابھی اجازت ملتی ہے یا نہیں لیکن اس کو اس طرح رہنے دیں تاکہ مستقبل میں استعمال میں لایا جاسکے۔ اس کی مزید **Partitions** وغیرہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ممکن ہے سال دو سال بعد اجازت مل جائے۔ ہوسکتا ہے کہ چھوٹے فنکشن کی ہی اجازت مل جائے۔ یا کسی ایمرجنسی کی صورت میں اس کو استعمال کرنا پڑ جائے۔ مَیں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ اس کو ہمیشہ ہی استعمال کرنا ہے۔ کم از انصار اللہ والے ہی دو، تین سو لوگوں کا وہاں فنکشن منعقد کرسکتے ہیں۔ اسی طرح لجنہ بھی اپنے بعض چھوٹے فنکشن وہاں کرسکتی ہیں۔ اور جب اجازت مل جائے تو اسے جمعہ وغیرہ کے موقع پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد برائے تعمیرات سو مساجد

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مَیں نے جیسا کہ پہلے ہدایت دی ہے کہ جب بھی مسجد وغیرہ کی تعمیر کا معاملہ لے کر آنا ہو تو آپ بھی سیکرٹری جائیداد کے ساتھ آسکتے ہیں۔

ایڈیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ

☆ ایڈیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ نے بتایا کہ ویزوں وغیرہ کے معاملات ان کے سپرد ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ باقی ساری دنیا میں احمدیوں کو انڈیا کے لئے ویزہ مل جاتا ہے لیکن یہاں جرمنی والوں کے لئے کیوں مشکلات ہیں۔

ایڈیشنل سیکرٹری امورِ خارجیہ نے بتایا کہ جن لوگوں نے دہلی، امرتسر وغیرہ کے ویزے اپلائی کئے تھے اُن سب کو ویزہ مل گیا تھا لیکن جو واہگہ بارڈر کے راستہ انڈیا جانا چاہتے تھے صرف انہیں بوجوہ ویزے نہیں مل سکے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ کو جماعتوں میں سرکلر کروانا چاہئے کہ اگر آئندہ آپ نے قادیان جانا ہے تو امرتسر یا دہلی کے حساب سے اپنا سفر پلان کریں۔ ورنہ ویزوں میں مشکلات ہوں گی۔ کیونکہ لوگ جب شکایتیں کرتے ہیں تو بالکل اور رنگ میں کرتے ہیں۔ اس لئے آپ لوگ بھی **explain** کردیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے ایمبیسی کے ساتھ مستقل تعلقات ہونے چاہئیں۔ ان سے پہلے پوچھ لیا کریں کہ جلسہ کے ویزہ کے لئے آپ کی کیا شرائط ہیں۔ جو بھی وہ **conditions** بتاتے ہیں اس کے مطابق لوگوں کو پہلے سے گائیڈ کردیا کریں۔ اسی طرح وکالت تعمیل و تنفیذ کے ذریعہ قادیان سے بھی معلومات لے لیا کریں کہ وہ کیا **recommend** کرتے ہیں۔ وہ ہوم آفس سے پتہ کردیتے ہیں۔ لیکن یہ سارا کام ابھی سے شروع ہوجانا چاہئے تاکہ جب لوگوں نے ویزہ اپلائی کرنا ہو تو جماعتوں کو سرکلر کردیں کہ تم ان شرائط کے ساتھ ویزہ اپلائی کرو۔ اور پھر سرکلر کا فالواَپ بھی کیا کریں کہ کیا ہر شخص تک پیغام

پہنچ گیا ہے؟ متعلقہ سیکرٹری امور خارجیہ سے بھی پوچھا کریں کہ کیا تم نے ہر شخص تک سرکلر پہنچا دیا ہے؟ مختلف ذرائع سے انفارمیشن لے سکتے ہیں۔ جہاں جہاں مربیان ہیں وہاں مربیان سے پوچھ لیں کہ آپ کی جماعتوں میں یہ سرکلر پہنچ چکا ہے؟ تاکہ بعد میں آپ پر کوئی الزام نہ آئے۔ جو بھی الزام ہو وہ انہی کے اوپر ہو۔

سیکرٹری وقفِ نَو

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**
مجھے پتہ لگا ہے کہ بعض پڑھے لکھے لڑکیاں، لڑکے جو بیس اکیس سال کے ہو گئے ہیں وہ یہ کہنے لگ گئے ہیں کہ ہمارے پاس بہت علم ہے، اب ہمیں سلیبس وغیرہ پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے یہ جو اکیس سال تک کا سلیبس ہے وہ ہر ایک کو پڑھائیں اور جنہوں نے پڑھ لیا ہے انہیں اور کتابیں دیں اور انہیں recommend کریں کہ یہ کتابیں پڑھیں۔ دنیاوی علم حاصل کر کے علم کا اتنا زعم نہیں ہونا چاہئے۔

سیکرٹری امورِ عامہ

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:**
قضاء کے فیصلوں پر عملدرآمد کروانا، اخراج اور معافی کی رپورٹیں ہی صرف امورِ عامہ کا کام نہیں ہے۔ امورِ عامہ کے اور بھی بہت سے کام ہیں۔ جس طرح باقی شعبہ جات نے اپنے کاموں کا پلان بنایا ہوا ہے اس طرح آپ بھی تیار کریں۔ شعبہ صنعت و تجارت جس طرح لسٹیں بنا رہا ہے اس طرح آپ کو بھی بنانی چاہئیں۔ آپ کو بھی پتہ ہونا چاہئے کہ آپ کے کتنے لوگ فارغ بیٹھے ہوئے ہیں۔ فارغ ہونے کی وجہ سے ہی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح مزید راستے explore کریں۔ خدام الاحمدیہ کو بھی توجہ دلائیں، انصاراللہ کو بھی توجہ دلائیں کہ یہ لوگ فارغ بیٹھے ہیں انہیں کام میں لائیں۔

☆ شعبہ جات کے جائزے لینے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عاملہ کے ممبران اور صدران جماعت کو بعض عمومی ہدایات سے نوازا۔

عمومی ہدایات

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**
میں صدران کو بھی اور عاملہ کے ممبران کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کو خادمِ دین سمجھیں اور خادمِ دین سمجھ کر کام کیا کریں۔ عہدیدار سمجھ کر کام نہ کیا کریں۔ عہدیداری یا افسری کا جو تصور پیدا ہوتا ہے اس سے جماعت کے افراد کو شکوے پیدا ہوتے ہیں۔ آپ ہر ایک کے خادم ہیں۔ آپ نے ہر ایک تک پہنچنا ہے اور ان کے مسائل حل کرنے ہیں۔ نچلی سطح پر بھی یہ نظام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ رابطہ ہو اور وہ پھر ریجنل لیول پر ہو اور پھر نیشنل لیول پر ہو، پھر مرکز سے ہو اور پھر خلیفہ وقت سے ہو۔ جو انتظامی معاملات ہیں، تربیتی معاملات ہیں یا اور جماعت کے پروگرام ہیں ان کے لئے آپ کو لوگوں تک خود پہنچنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہ انتظار کیا کریں کہ لوگ آپ تک پہنچیں۔ اور اپنے سیکرٹریان مال کو بھی ہر جگہ پر فعّال کریں۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**
خاص طور پر مربیان کی عزت کریں۔ بعض دفعہ یہ بھی شکایتیں آجاتی ہیں کہ مربیان کو جو عزت اور وقار اور احترام ملنا چاہئے وہ آپ لوگ نہیں دیتے۔ مربیان چاہے وہ یہاں کے پڑھے ہوئے لڑکے ہیں اور نوجوان ہیں اور چھوٹے ہیں یا بچے ہیں وہ بہر حال مربی ہیں۔ ان کی عزت کرنا، ان کا خیال رکھنا، ان کا احترام کرنا، اگر وہ آپ کی جماعت میں appointed ہے اس کی ضروریات پوری کرنا یہ آپ لوگوں کا کام ہے۔ اگر بعض ایسی باتیں ہیں جو نہیں ہو سکتیں تو آپ کا کام ہے کہ امیر جماعت کو لکھیں یا امیر جماعت کی وساطت سے مرکز کو لکھ دیں۔ ہم نے جس طرح سے بھی یا جو بھی سمجھانا ہو گا وہ کرلیں گے۔ آپ کا یا کسی عہدیدار کا یہ کام نہیں ہے کہ کسی مربی کے ساتھ اس طرح بات کریں جو اس کی عزت اور وقار کے خلاف ہو۔ ہر ایک یہ لازم کرے کہ اس کی احتیاط ہو۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**
اسی طرح نیشنل سطح پر جب مختلف شعبہ جات پلان بناتے ہیں تو اس کی approval عاملہ میں لیا کریں۔ عاملہ کی ڈسکشن کے بعد ہی جماعتوں میں implement کروائیں۔ بعض اوقات نئے مشورے آجاتے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد اس کا باقاعدہ follow up بھی ہونا چاہئے۔ انفرادی طور پر کام کرنے کی عادت کو ختم کریں۔ مقامی جماعتوں میں افراد کو بھی، مقامی عہدیداروں کو بھی یہ احساس ہونا چاہئے کہ نیشنل عاملہ ہماری خدمت کے لئے بنائی گئی ہے نہ کہ افسری کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

☆ میں نے پہلے بھی واضح کردیا ہے، پھر واضح کردیتا ہوں کہ نیشنل عاملہ کے ممبران، صدران اور صدران کی عاملہ کے ممبران بھی یہ یاد رکھیں کہ آپ لوگ سردار نہیں، کوئی حکمران نہیں بلکہ آپ لوگ خادم ہیں۔ اس جذبہ کے تحت کام کرنا ہے تو کریں۔ اگر نہیں کرنا تو معذرت کردیں۔ اپنے اندر عاجزی پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی فرمایا ہوا ہے کہ تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں۔ عاجزی ہی اصل چیز ہے جو آپ کو اصل مقام اور مرتبہ دیتی ہے اور آپ کی عزت قائم کرتی ہے۔ آپ کی حقیقی عزت اُسی وقت قائم ہوگی جب عاجزی پیدا ہوگی۔ تکبر اور غرور سے عزت قائم نہیں ہوا کرتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

ہم تو دینی جماعت ہیں، کوئی دنیاوی جماعت تو نہیں ہیں۔ اس لئے اگر دینی جماعت ہیں تو پھر ہمیں وہی کرنا ہوگا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے اور اس زمانہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہم سے توقعات ہیں۔ میں عہدیداروں کو خطبات میں بھی وقتاً فوقتاً توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ یہ نہ سمجھا کریں کہ وہ باتیں فلاں عہدیدار کے لئے ہیں یا فلاں عہدیدار کے لئے ہیں۔ اگر ہر ایک یہی سمجھے کہ وہ باتیں میرے لئے ہیں تو پھر خود ہی ساتھ ساتھ اپنی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہتی ہے۔ آپ یہ کرکے دیکھ لیں، اس سے جماعت کے افراد کا آپ کے ساتھ تعاون بھی بڑھے گا۔ بہت سارے نوجوان کہتے ہیں کہ بعض عہدیداران، خاص طور پر بڑی عمر کے یا بعض دوسرے بھی، اُن کے رویّے ایسے ہیں کہ ہم پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ مسائل کو پیار سے، محبت سے حل کرنا آپ کا کام ہے۔ مسائل کو رعب سے یا طاقت سے حل کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ نرمی اور پیار سے بات کرو اور ان سے مشورے لو تو پھر ہم اور آپ کون ہوتے ہیں جو رعب ڈالیں؟ سارے کام کرنے ہیں لیکن پیار اور محبت سے۔ ہاں اگر آپ دیکھتے ہیں کہ جماعتی مفاد میں کمی آرہی ہے یا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو پھر رپورٹ کریں۔ اس کے بعد یہ مرکز یا خلیفہ وقت کا کام ہے کہ وہ اُس مسئلہ کو جس طرح بھی deal کرنا ہے یا tackle کرنا ہے، کرلے گا۔ آپ لوگوں کا فرض پھر ختم ہوجاتا ہے۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**
نیشنل عاملہ والے یہ بھی خیال رکھیں کہ بعض دفعہ جب میں معاملات کی تحقیق کرواتا ہوں تو عاملہ کے عہدیداران یہ باتیں کرتے ہیں کہ میں لوگوں کی باتوں میں آجاتا ہوں اور سنتا ہوں۔ اگر میں لوگوں کی باتوں میں آ بھی جاتا ہوں اور ان کی باتیں سنتا ہوں تو یہ گناہ نہیں ہے بلکہ جائز ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے جب ایک ہی بات مختلف لوگوں سے پتہ چل رہی ہو تو اس میں بہر حال حقیقت ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ لوگ صحیح ہوں اور باقی سب دنیا غلط ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تو آنحضرت ﷺ کو بھی فرمایا ہوا ہے۔ سورۃ توبہ میں ہے کہ لوگ آنحضرت ﷺ کے بارہ میں بھی کہتے ہیں کہ ’یہ کان رکھتا ہے۔‘ یعنی لوگوں کی باتیں سنتا ہے۔ تو اگر میں لوگوں کی باتیں سنتا ہوں تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کی سنّت پر عمل کرتا ہوں۔ لیکن میں کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں ایسا کرتا بلکہ جماعتی مفادات کے لئے ہی کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی وہاں یہی فرمایا کہ تم لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم کان رکھتے ہو تو کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے یا کسی ذاتی دشمنی یا عناد کی وجہ سے نہیں بلکہ جماعت کی بہتری کے لئے ہی رکھتے ہو۔ اور نہ ہی مجھے کسی سے کوئی ذاتی دشمنی یا عناد ہے۔ اگر میں کچھ چاہتا ہوں تو صرف جماعت اور آپ لوگوں کی اصلاح چاہتا ہوں۔ صرف یہی نہیں بلکہ جب بھی میں یہ کہتا ہوں تو خود بھی بہت زیادہ استغفار کر رہا ہوتا ہوں۔ اس لئے اگر کوئی میرے بارے میں یہ کہتا ہے کہ میں کان رکھتا ہوں تو یہ میرے لئے بڑی اچھی بات ہے۔ میں تو سنّت پر عمل کر رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو appereciate کیا ہے۔ لیکن خطرناک بات آپ لوگوں کے لئے ہے یا اُن لوگوں کے لئے ہے جو اس قسم کے خیالات رکھتے ہیں کیونکہ یہ منافقوں کے بارہ میں بات کی گئی ہے۔ منافق ہی اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ اگر آپ لوگوں نے صحیح بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو پھر اس قسم کی سوچوں کو اپنے دماغوں سے نکالیں۔ مجھے یہاں کسی کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی میں نے نام لینا ہے لیکن جس نے بھی یہ بات کی ہے اُسے خود سوچنا چاہئے۔ اگر لوگ عہدیداروں کے بارہ میں باتیں لکھتے ہیں، بعض غلط بھی لکھتے ہوں گے، ان کے بارہ میں مَیں تحقیق کرواتا ہوں۔ اگر کسی مرکزی عہدیدار کے بارہ میں شکایت آتی ہے اور میں تحقیق کرواتا ہوں تو اس بات میں پڑ جانا کہ کس نے بات کی اور کس نے شکایت کی اور کیوں کی، یہ آپ لوگوں کا کام نہیں ہے۔ آپ لوگوں کا کام اصلاح کرنا ہے ورنہ اُن لوگوں میں شمار ہوں گے جن کے بارہ میں یہ آیت ہے۔ میرے لئے تو ایک اعزاز ہے کہ مَیں اللہ کے اُس حکم پر چل رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو دیا اور اس حکم پر چلنا ایک سنّت ہے۔ لیکن آپ لوگوں کے لئے یہ خطرناک بات ہے کیونکہ یہاں منافقین کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کریں ورنہ نقصان اُٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تو ترقی دینی ہے اور ترقی ضرور ہوگی اور انشاء اللہ جماعت بڑھے گی۔ لیکن اگر آپ لوگ اپنی اصلاح نہیں کریں گے تو آپ کی جگہ دوسرے لوگ آجائیں گے۔ اس

لئے ان باتوں کو چھوڑیں کہ کس نے کیا لکھا اور کیوں لکھا ہے۔ اگر کہیں غلطی ہے تو اس کی اصلاح ہونی چاہئے۔ اگر غلطی نہیں ہے تو اس کی وضاحت ہوجائے۔ مجھے تو دس جگہ سے کوئی بات پہنچتی ہے تو پھر آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ ایک آدھی شکایت پر تو میں پوچھتا بھی نہیں ہوں اور بے نام شکایت پر بھی نہیں پوچھتا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اس حد تک نکل جانا کہ لوگوں کو یہ احساس پیدا ہوجائے کہ عہدیدار تو یہ کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت لوگوں کی باتوں میں آجاتا ہے۔ میں لوگوں کی باتوں میں آتا ہوں یا نہیں آتا لیکن آپ لوگوں کا یہ کام ہے کہ اگر آپ نے بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو کامل اطاعت کا نمونہ دکھائیں۔

سوالوں کے جوابات

بعد ازاں وہاں پر موجود بعض صدران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بعض سوالات کرنے کی اجازت طلب کی جس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اجازت عطا فرمائی۔

☆ سب سے پہلے ویزبادن کے صدر جماعت نے عرض کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2014ء میں ہماری مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ وہاں ساڑھے سات لاکھ یورو میں پلاٹ خریدا گیا تھا جس میں سے چھ لاکھ مقامی جماعت نے ادا کئے تھے۔ اسی طرح تعمیر کے حوالہ سے جو دو لاکھ کے وعدہ جات تھے اُن کی بھی ادائیگی ہوچکی ہے۔ ایک لمبے انتظار کے بعد کل **contractor** کی شعبہ جائیداد کے ساتھ میٹنگ ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تازہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس قسم کی تمام منظوریوں کے لئے مرکز جایا جائے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری جائیداد کو فرمایا:** اگر تو کل **contractor** آرہا ہے اور باقی ساری بات چیت ہوچکی ہے تو پھر ٹھیک ہے اس کو بیشک سارا جائزہ لے کر فائنل کرلیں۔ اسی طرح جن جگہوں پر کنٹریکٹ وغیرہ ہوچکے ہیں اور پراجیکٹ چل رہے ہیں وہ تو اسی طرح جاری ہیں لیکن باقی وہ جگہیں جہاں کنٹریکٹ وغیرہ ابھی دینے ہیں اور کوئی سائن وغیرہ نہیں ہوئے اور ایڈوانس سٹیج تک نہیں چلے گئے وہ سارے پلان مجھے دکھانے ہیں۔ لیکن جو اس وقت زیرِ تعمیر ہیں، یا ان کی مسجد کا جو بھی کنٹریکٹ وغیرہ ہوا اس کی ساری تفصیلات بھی مجھے بتانی ہیں۔

☆ اس کے بعد ایک دوست نے عرض کیا کہ مجھے ربوہ میں تعمیرات کا کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ اگر مجھے ان کے ساتھ خدمت کا موقع مل جائے اور یہ چاہیں تو خاکسار تین سے پانچ فیصد **low cost** کروانے میں مدد کرسکتا ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ ان کو مشورہ دے دیں۔ اس کے بعد ان کا کام ہے کہ وہ آپ کو شامل کرنا چاہتے ہیں یا صرف **advisor** کے طور پر ہی آپ سے مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ آپ کے ذہن میں جو بھی پلان ہے وہ ان کو دیں۔ وہاں کھڑے ہو کر مسجد پر صرف پھونک مارنے سے تو تین چار پرسنٹ کم نہیں ہوگا۔ اس کے لئے آپ کے پاس جو بھی پلان ہے وہ انہیں دیں۔ اگر قابلِ عمل ہوا تو دیکھ لیں گے اور اگر مزید **information** کی ضرورت ہوئی تو وہ بھی لے لیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری جائیداد کو فرمایا: آپ لوگ بھی ایسے لوگ تلاش کریں جن کے پاس کوئی **technical skill** ہے اور اگر کوئی مشورہ دے تو لے لیا کریں۔ مشورہ کی عادت ڈالیں، مشورے لینے کی عادت بہت کم ہے۔

☆ اس کے بعد **Steinberg** جماعت کے صدر صاحب نے کہا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسٹ جرمنی میں **Erfurt** میں تعمیر ہونے والی مسجد کے بارہ میں جو ارشاد فرمایا ہے اس کے لئے ہم نے بہت محنت کی ہے اور پوری دنیا میں اس کی مشہوری ہوئی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مجھے اس سے غرض نہیں کہ کتنی مشہوری ہوئی ہے۔ وہاں چار آدمی رہتے ہیں۔ باقی بڑی جماعتوں کو چھوڑ کر وہاں ابھی مسجد بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب وہاں بنی ہوگی، آپ کو منظوری مل جائے گی۔

☆ اس کے بعد **Ausberg** جماعت کے صدر صاحب نے کہا کہ ہماری جماعت میں مسجد کا افتتاح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمادیا ہے۔ اب وہاں مبلغ بھجوانے کی درخواست کرنی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ کو مبلغ بھی مل جائے گا۔

نیز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ اپنی جماعت سے بھی جامعہ احمدیہ میں سٹوڈنٹ بھیجیں۔ پہلے تو اُن جماعتوں کو مبلغین ملیں گے جنہوں نے اپنی جماعتوں سے طالب علم تیار کر کے جامعہ بھجوائے ہوئے ہیں۔

☆ ایک جماعت کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ جن جگہوں پر مساجد تعمیر ہو رہی ہیں وہاں ساتھ ہی مربی ہاؤس بھی تعمیر ہوجائیں۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ٹھیک ہے اگر تو اتنا بجٹ ہے تو پھر مربی ہاؤس بھی بن سکتا ہے، ورنہ کرایہ پر کوئی گھر لے لیں۔ بہت سی جگہوں پر ایک کمرہ بن جاتا ہے وہاں چھوٹی فیملی والے مبلغ کو جن میں صرف میاں بیوی ہوں اُن کو بھیجا جاسکتا ہے۔

☆ ایک جماعت کے صدر صاحب نے سوال کیا کہ ہماری عاملہ کے بعض خدام ممبران بڑا اچھا کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن اُن کے پاس ذیلی تنظیموں کی بھی ذمہ داری آجاتی ہے۔ اس وجہ سے صدر جماعت کو بعض اوقات مشکل پڑ جاتی ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** سب سے پہلے تو جماعت کا کام ہی ہوتا ہے۔ جماعت کا کام پہلی پریفرنس (**preference**) ہے اس کے بعد جو زائد وقت ہے اُس میں وہ بے شک خدام کا کام کریں۔ آپ صدر خدّام الاحمدیہ کو لکھ کر دے سکتے ہیں کہ اگر کوئی خاص مجبوری نہیں ہے تو آپ اس کی جگہ کسی اور کو یہ ذمہ داری دے دیں۔ آپ صدر خدام الاحمدیہ کو لکھ کر دے سکتے ہیں کہ اِن لوگوں سے ہم نے کام لینا ہے اور یہ ہمارے کام میں پہلے ہی مصروف ہیں یا ان کے پاس فلاں جماعتی عہدہ ہے اس لئے ان سے دوسرے کام نہ لئے جائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کام کرنے والے لوگ تو تھوڑے ہی ہوتے ہیں اور کام زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس چیز کو ہم نے خود ہی **adjust** کرنا ہے۔ ہم نے بھی تین تین جگہوں پر کام کیا ہے۔ جماعتی کام کے علاوہ خدام الاحمدیہ اور دوسری تنظیموں کا کام بھی کرتے تھے۔ یہ تو ہمت کی بات ہے۔ لیکن یہاں پر چونکہ اپنے کام بھی کرنے ہوتے ہیں، بعض دفعہ جاب سے لیٹ آتے ہیں، پھر تھکے بھی ہوتے ہیں اور بعض دفعہ نہیں کرسکتے۔ اس لئے کوئی خاص ایسا آدمی ہو جس سے کوئی کام لینا ہے اس کے بارہ میں خدام الاحمدیہ کو لکھ سکتے ہیں لیکن عمومی طور پر تو بہر حال کسی نہ کسی طرح مل جل کر **adjust** کرنا پڑتا ہے۔

☆ اس کے بعد جماعت **Neubid** کے صدر صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے پاس اللہ کے فضل سے مسجد موجود ہے۔ ہم نے مربی ہاؤس کے لئے درخواست دی ہوئی ہے اور ہم نے وعدہ کیا ہے کہ مربی ہاؤس کے لئے جتنی بھی ضرورت ہے وہ ہم ادا کریں گے۔ مسجد کے ساتھ مربی ہاؤس بنانے کے لئے جگہ بھی موجود ہے۔ اسی طرح اللہ کے فضل سے ہماری جماعت سے دو بچے جامعہ احمدیہ بھی گئے ہیں۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر آپ نے خود ہی ادا کرنا ہے اور آپ کے پاس گنجائش ہے تو بنالیں۔ آپ کو کس نے روکا ہے۔ آپ کے پاس جگہ بھی ہے، پیسے بھی ہیں تو سیکرٹری جائیداد کو لکھ دیں کہ ہم مربی ہاؤس بنانا چاہتے ہیں اور بنالیں۔

☆ ایک جماعت کے صدر نے عرض کیا کہ مسجدیں بننے کے بعد مسجدوں میں کثرت سے پروگرام ہو رہے ہیں اور جرمن بھی شامل ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس ضیافت کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے تاکہ مہذب طریقے سے کھانا کھلایا جاسکے۔ میں نے تجویز دی تھی کہ کوئی لکڑی کا شیڈ وغیرہ بنایا جائے لیکن مجھے کوئی رسپانس نہیں ملا۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مقامی جماعت مہذب طریقے سے ہی کھانا کھلاتی ہوگی۔ فی الحال جو چیزیں **available** ہیں انہی سے استفادہ کریں۔ دقتیں تو ہیں۔ اگر ہمارے پاس وسائل ہوتے تو ساری چیزیں ایک ہی دفعہ بنا دیتے۔ لیکن جتنے جتنے پیسے ہیں اس کے مطابق حصہ ملتا جارہا ہے۔ ہر ہفتہ تو غیروں کے ساتھ پروگرام نہیں ہوتے اور جب بھی ہوتے ہیں تو ٹینٹ لگوالیا کریں۔ یا کوئی بہت مجبوری ہو اور مہمان آجائیں تو مسجد میں ہی نیچے پلاسٹک بچھا کر وہاں انتظام کرسکتے ہیں۔ میں نے یوکے میں اس چیز کو روکا تھا لیکن سال میں اگر ایک دو مرتبہ ایسی مجبوری آجاتی ہے تو مسجد میں پلاسٹک بچھا کر وہاں چائے وغیرہ پلاسکتے ہیں۔ لیکن بعد میں اچھی طرح صفائی کا انتظام کریں۔ کھانوں میں مسالوں وغیرہ کی خوشبوئیں اٹھتی ہیں اس لئے وہ مسجد میں نہیں لانا چاہئے۔ اگر چائے یا **snack** وغیرہ لا رہے ہیں تو اس حد تک ٹھیک ہے۔ مسائل تو ہیں لیکن ہمارے پاس جو وسائل ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہی ان مسائل کو حل کرنا ہے۔ سال میں ایک دو جو بڑے پروگرام ہوتے ہیں اُن میں ٹینٹ لگوالیا کریں اور باقی چائے پانی کی حد تک مسجد میں ٹھیک ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ کھانوں میں مصالحوں کی خوشبو ہوتی ہے اور وہ مسجد میں رَچ بس جاتی ہے اور بڑی دیر تک رہتی ہے۔ اس لئے کھانا نہیں ہونا چاہئے۔

☆ ایک صدر صاحب جماعت نے عرض کیا کہ فیلڈز میں ہماری جو میٹنگز یا اجلاسات وغیرہ ہوتے ہیں ان میں پُرتکلف کھانے کے انتظام کا بڑی تیزی سے رواج بن رہا ہے۔

اس پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر اپنے پیسوں سے کوئی پُرتکلف کھانے کھلا رہے ہیں تو کھلانے دیں۔ لیکن بعض دن ہیں جیسے یومِ مسیح موعود، سیرت النبی ﷺ یا اس طرح کے دن ہوتے ہیں جب جماعتی جلسے اور پروگرام ہوتے ہیں تو ان میں جماعت کی طرف سے سادہ سا کھانا بنادیا کریں۔ اتنے پُرتکلف کھانوں کی کیا ضرورت ہے۔ سالن روٹی کردیں یا چاول کردیں۔ یا صرف بریانی اور دہی ہوجائے۔ زیادہ کھانوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر مقامی انتظامیہ خود خرچ کررہی ہے تو ٹھیک ہے لیکن مرکزی بجٹ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس کے بعد **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:** مبلغین کی ماہانہ میٹنگ کرتے ہیں تو جگہیں بدل بدل کر کیا کریں۔ دُور دُور کی جماعتوں میں کیا کریں۔ میٹنگ کے ساتھ دوسرے تربیتی پروگرام بھی ہوجاتے ہیں۔ دُور دُور کی بڑی جماعتوں میں جایا کریں تاکہ جماعتوں کو بھی پتہ لگے کہ مربیان کام کر رہے ہیں اور مربیان کو بھی پتہ ہو کہ کہاں کہاں جماعتیں ہیں اور کس طرح ان کے کام ہو رہے ہیں۔ اس سے آپس میں ایک رابطہ اور تعلق بھی قائم ہوتا ہے۔

☆ 8 بجکر 45 منٹ پر یہ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔